باسمہ سبحانہ

فضائل و مسائل شعبان المعظم

۱۔ اس ماہِ مبارک کو اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ورسول حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے اپنا مہینہ فرمایا ہے؛ تاکہ آپ ؐ سے محبت رکھنے والے آپ کا خیال کر کے اس ماہ میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کریں اور گناہوں سے بچنے کا خاص طور پر اہتمام کریں۔

۲۔ اس ماہِ مبارک کی پندرہویں شب وہ رات ہے جسے قرآنِ مجید میں ''لیلة مبارکة'' اور حدیث شریف میں ''لیلة البراءة'' کہا گیا ہے، اسی کو ''شبِ بَراءَت'' کہا جاتا ہے۔

۳۔ یہ مبارک رات رمضانِ مبارک کی شب قدر کی راتوں کے بعد تمام راتوں سے افضل ہے۔

۴۔ اس مبارک رات میں شب قدر کی طرح غروبِ آفتاب کے بعد ہی سے صبح صادق تک اللہ تعالیٰ اپنا دربارِ عام بندوں سے قریب پہلے آسمان پر منعقد کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ: جو کوئی اپنے گناہ بخشوانا چاہے تو میں اُسے بخش دوں، جو کوئی روزی مانگے تو میں اُسے روزی دوں، جو کوئی مصیبت سے نجات مانگے تو میں اُسے مصیبت سے نجات دوں؛ چناں چہ تین آدمیوں (ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے، مسلمانوں سے بغض وکینہ رکھنے والے، کسی شرعی وجہ کے بغیر اپنے خاندان والوں سے قطعِ تعلق کرنے والے) کے سوا اَور سب کی جائز دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

۵۔ اس مبارک رات میں آیندہ سال پیدا ہونے والے، مَرنے والے لوگوں کے نام لوحِ محفوظ سے نقل کر کے کارکن فرشتوں کو دے دیے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہر شخص کی یک سالہ روزی، عمر، علم، عمل، اولاد وغیرہ کی بھی تقسیم ہوتی ہے جو کارکن فرشتوں کے سپرد کر دی جاتی ہے۔

۶۔ اس مبارک رات میں تمام انسانوں کے گزشتہ سال کے اعمال بارگاہِ خداوندی میں پیش ہوتے ہیں۔

۷۔ اس ماہِ مبارک کے چاند کی فکر اور اس کی تاریخ کا حساب خاص طور پر رکھنا چاہیے؛ تاکہ رمضان المبارک کے چاند کا حساب ٹھیک رہ سکے۔

۸۔ اس ماہِ مبارک میں ۱۵/تاریخ تک کثرت سے نفلی روزہ رکھ سکتے ہیں؛ البتہ ۱۵/تاریخ کے بعد نفلی روزہ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے؛ تاکہ ان نفل روزوں کی وجہ سے رمضان المبارک کے فرض روزوں میں سستی اور کمزوری نہ ہو۔

۹۔ اس ماہِ مبارک کی پندرہویں شب میں جاگنا (اگر رات بھر جاگنا نہ ہو سکے تو کم از کم عشاء اور فجر کی نمازیں جماعت سے ادا کرنا) نمازیں پڑھنا، تلاوت کرنا، کلمہ، درود، استغفار وغیرہ کے بعد اپنے اعزہ واقارب اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا کرنا اور اگر ہو سکے تو قبرستان جانا اور تمام موتائے مسلمین کے لیے دعائے مغفرت کرنا مستحب ہے۔ (البتہ یہ سب اعمال اجتماعی طور پر نہیں، انفرادی طور پر کرنے چاہئیں)

۱۰۔ اس ماہِ مبارک کے پندہوریں دن کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔

انتباہ:- اس ماہِ مبارک کی پندرہویں رات میں آتش بازی کرنا، پٹاخے چھڑانا، حلوہ پکانا ''سبائیوں'' کا طریقہ ہے؛ کیوں کہ ان کے نزدیک ''امام غائب'' اسی تاریخ میں ظاہر ہوں گے؛ اس لیے وہ ان کے استقبال کے لیے یہ سب دھوم دھام کرتے ہیں۔ (معمولاتِ نبوی بتغیر یسیر)

☆ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ: بیہودہ بدعات میں سے ایک یہ ہے، جو ہندستان کے اکثر شہروں میں پھیلی ہوئی ہے کہ اس رات میں چراغوں کا جلانا اور ان کا مکانوں اور دیواروں پر رکھنا اور اس پر فخر کرنا (کہ ہم نے زیادہ روشنی کی ہے) اور لوگوں کا کھیل تماشہ کے لیے جمع ہونا اور آتش بازی کرنا۔ ظن غالب یہ ہے کہ یہ رسم ہندؤوں کی رسم ''دیوالی'' سے لی گئی ہے۔ جاہل مسلمانوں نے اس کو ان سے لے لیا ہے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ ہندستانی مسلمانوں کی خوشی اور غمی کی اکثر وبیشتر رسمیں ہنود ہی سے لی گئی ہیں۔ (ماخوذ از خطبات الاحکام عن ماثبت بالسنۃ)

☆ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے صرف قضا اور واجب روزے رکھ سکتا ہے، نفل روزے مناسب نہیں۔ البتہ اگر شعبان کا آخری دن پیر یا جمعرات ہو اور کسی کا یہ معمول ہو کہ وہ اس دن روزہ رکھتا ہے تو وہ اپنے معمول کے مطابق نفل روزہ رکھ سکتا ہے۔

☆ ۳۰ رشعبان میں اگر یہ شک ہو کہ آج رمضان کی پہلی ہے یا شعبان کی آخری تو اس دن خواص (مفتی، قاضی اور امام وغیرہ) تو خالص نفل کی نیت سے روزہ رکھ سکتے ہیں؛ البتہ عوام کو تذبذب کے ساتھ روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔

دعائے شب براءت

آنحضرت ﷺ سے پندرہویں شعبان کی رات نفل نماز کے سجدہ میں یہ دعا منقول وثابت ہے:

اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ جَلَّ وَجْھُکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ (ماثبت بالسنۃ عن بیہقی)

(اے اللہ! میں تیرے غصہ سے تیری رضامندی کی پناہ لیتا ہوں اور تیرے عتاب سے تیرے درگزر کی پناہ لیتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں، برتر ہے تیری ذات [مقدس] میں تیری ثنا [تعریف] کو شمار نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے اپنی تعریف کی ہے)

واللہ تعالیٰ ولی التوفیق

کتبہ الاحقر مجد القدوس خبیب رومی عفا اللہ عنہ

مفتی شہر آگرہ